OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v3.01(22)u13.169-178

سیدہ رباب کاظمی کی تفسیر "مصحف الکریم" کا تعارفی مطالعہ

An Introductory Study of Sayyeda Rabab Kazimi's Commentary "Mushaf al-Karim"

Shama Naz
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University Faisalabad.
Email: shamanaz.018@gmail.com

Dr. Ghulam Shams-ur-Rehman
Professor, Department of Islamic Studies, Government College University Faisalabad.

Received on: 15-01-2022 Accepted on: 17-02-2022

Abstract

This paper aims to study Sayyeda Rabab Kazimi's Quranic commentary 'Mushaf-ul-Karim' that interprets the Quarn through Shia standpoint for common readers. Sayyeda Rabab Kazimi's parents migrated from India to Pakistan during partition of subcontinent. Born in Pakistan, she lives now in America. She emerged as a female Shia preacher particularly among the Urdu speaking community. She regularly conducts public sermons and Majalis for Shia women. It seems that her commentary of the Quran is basically written for the masses as both of its medium and themes are simple. It explains general themes for the benefit of common audience. She attempted to link the life and merits of the family of the Prophet (Ahl Bayt)-peace be upon him-with the Quranic verses. Consequently, she successfully made a persistent effort to interpret the Quran to elaborate the life and teaching of the family of the Prophet while interpreting the various themes of the Quran. In this paper,an effort has been made to study the style, method, and sources of this commentary to understand the significance of this contribution in the plethora of tafsir literature.

Keywords: Quranic Exegesis, Shia Tafsir in Pakistan, Sayyeda Rabab Kazimi.

ا۔بنیادی مباحث:

ا۔تعارف سیدہ رباب کاظمی

سیدہ رباب کاظمی اردو بولنے والے شیعہ حلقوں میں بطور ذاکرہ شہرت رکھتی ہیں۔وہ علمی، معاشرتی اور سماجی مسائل کے حوالے سے منعقدہ مجالس پڑھنے میں معروف ہیں۔وہ سید محمد مہدی کی بیٹی ہیں۔وہ ۱۰ افروری ۱۹۶۷ء کو کراچی، پاکستان میں پیدا ہوئیں۔ان کے آباؤاجداد کا تعلق صوبہ بہار پٹنہ کے گاؤں علی نگر پالی سے ہے۔ان کے دادا میر یعقوب حسین رئیس علی نگر پالی تھے۔ سر سلطان احمد جو کہ ان کے چچا تھے۔ انہوں نے انگریز سرکار کو پاکستان کی جغرافیائی حدود تعین کرنے میں مدد دی۔انگریز سرکار نے ان کو خان بہادر کا خطاب دیا تھا۔رباب کاظمی

کے خاندان میں مذہبی و سیاسی شخصیات میں ان کے دادا میر منظور حسین مسلم لیگ کے سر گرم کارکن اور پاکستان کے ایک ممتاز صنعت کار تھے۔ جن کے کارخانوں میں ہرے اور پیلے ٹینکر اور ٹرک ہادی اینڈ برادرز کے نام سے پورے پاکستان میں مہیا کئے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کے لکڑی کے کارخانے تھے۔ ان کے چچا امبر حیدر کاظمی ۱۹۸۸ء بے نظیر گورنمنٹ میں وزیر تعلیم و صحت تھے۔ ان کے والد چیئر مین سندھ بورڈ آف ٹیکنکل ایجوکیشن عہدے پر ذمہ داریاں انجام دیتے رہے اور ان کی والدہ سیدہ جمشید بانو حیدر آباد میں سوشل ورک انجام دیتی رہیں تھیں۔ آپ کے تین بھائی اور ایک بہن ہے آپ کے تین بیٹے ہیں۔ ان کے شوہر میجر داور کاظمی نے ان کی ہر مرحلے مدد کی۔ اس لیے سیدہ رباب کاظمی کا گھرانہ علم دوست اور مذہبی اقتدار کا حامل ہے۔(۱)

سیدہ رباب کاظمی نے ابتدائی تعلیم نواب شاہ حیدر آباد سے حاصل کی اور مہران یونیورسٹی حیدر آباد میں سول انجینئرنگ کی تعلیم اپنے گھریلو امور کے باعث پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔ ۱۹۹۶ء میں بی۔ اے پھر ڈی۔ آئی۔ اے اور ۲۰۰۵ء میں کراچی یونیورسٹی سے شعبہ تعلیم میں اعلیٰ نمبروں سے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ کئی سال آرمی پبلک اسکول کوئٹہ، کوہاٹ، باجوڑ، بھاولپور اور کراچی میں تدریس کا کام انجام دیتی رہیں۔ پھر مجالس کی مصروفیات کے باعث تدریس کے کام کو خیر آباد کہہ دیا۔ مذہبی تعلیم میں مدرسہ القائم کراچی میں کچھ عرصہ پھر مکتب امام زمانہ سے ایک سالہ کورس مکمل کیا۔ اس کے بعد مسلسل دعوت و تبلیغ کا کام سر انجام دے رہی ہیں۔ آپ کو روضہ بی بی سیدہ زینب سلام اللہ علیہ میں تین بار مجلس پڑھنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ کئی مرتبہ زیارت کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔(۲)

ب۔ تعارف تفسیر: سیدہ رباب کاظمی برصغیر کے اہل تشیعہ میں پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اردو تفسیر قرآن تالیف کی۔ ان کی تفسیر کا نام "مصحف الکریم" ہے۔ جس کی دو جلدیں طبع ہو چکی ہیں اور مزید جلدیں زیر طبع ہیں۔ یہ تفسیر موضوعی ہے اور اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ فضائل محمد ﷺ میں جو آیات نازل ہوئیں، ان کی تفسیر روایات اہل بیت سے کی گئی۔ فضائل کے باعث لوگوں میں تفسیر کی طرف رجحان بڑھ سکے۔ مفسرہ کے نزدیک یہ کام محمد مصطفی ﷺ و آل محمد ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالی عنھم کی نظر کرم کی وجہ سے مکمل ہوا۔ سیدہ رباب کاظمی کو اہل تشیع مکتبہ فکر کی پہلی خاتون مفسرہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس تفسیر کی ابھی تک دو جلدیں منظر عام پر آئی ہیں۔ باقی زیر تسوید ہیں۔ سیدہ رباب کاظمی نے ۲۰۱۶ء میں تفسیر تالیف کرنا شروع کیا۔ ۲۰۱۸ء اکتوبر میں پہلی جلد مکمل کی۔ ۲۰۲۱ء مارچ میں دوسری جلد چھپ کر اہل ذوق کے مطالعہ کیلئے دستیاب ہو چکی ہے۔

مصحف الکریم کی پہلی جلد قرآن مجید کی پہلی منزل پر مشتمل ہے جو کہ سورۃ فاتحہ سے سورۃ النساء تک ہے۔ اس میں کل ۳۷۱ صفحات ہیں۔ یہ جلد مئی ۲۰۱۸ء رمضان المبارک بمطابق ۱۴۳۹ھ کو الحانیہ انٹرنیشنل اسلامک ایجوکیشن ویلفیئر آرگنائزیشن نے شائع کیا۔ جس کے ناشر سید شبیر علی زیدی برسلز (بیلجئیم) ہیں۔ اس کی کمپوزنگ سید قمر عباس زیدی نے کی ہے اور نظر ثانی مولانا عقیل ترابی نے کی ہے۔ جلد دوئم کو بھی

الحانیہ اسلامک ایجوکیشن ویلفیئر آرگنائزیشن نے نومبر ۲۰۲۰ء بمطابق ربیع الاول ۱۴۴۲ھ زیدی برسلز (بیلجیئم) ہیں۔ یہ جلد سورۃ المائدہ سے سورۃ التوبہ تک ہے۔ اس میں ۴۴۰ صفحات ہیں۔ نظر ثانی مولانا عقیل ترابی نے کی ہے۔ اس تفسیر کی ابھی دو جلدیں شائع ہوئی ہیں۔ مفسرہ نے ٹیلی فونک رابطے کے دوران بتایا کہ انہوں نے اس تفسیر کے سات جلدوں میں مکمل کرنا ہے کیونکہ مفسرہ اس تفسیر کی جلدیں قرآن مجید کی سات منزلوں کو پیش نظر رکھ کر لکھ رہی ہے۔ ہر جلد ایک منزل پر مشتمل ہو گی۔(۳)

سیدہ رباب کاظمی نے اپنی تفسیر کا نام "مصحف الکریم" رکھا ہے۔ ان کے نزدیک قرآن مجید میں آٹھ مقامات پر صحف کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مصنفہ اس کی تفسیر کو مصحف الکریم کا نام دینے کی سب سے بڑی وجہ لکھتے ہوئے بتاتی ہیں: "اس کلام پاک کی تفسیر کو مصحف الکریم نام دینے کی سب سے بڑی وجہ حضرت فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہا کے اس صحیفے سے متاثر ہو کر یہ نام دیا ہے۔ جو بی بیؑ نے بعد شہادت حضرت محمد ﷺ کے حضرت جبرئیل امین بی بی کا دل بہلانے کیلئے آتے رہتے تھے۔ اور بی بی نے اس وقت سے لے کر آخری زمانے تک کے حالات یہاں تک کہ اگر کسی کو آدھے کوڑے کی سزا ہوئی ہے یا خراش آتی ہے اس تک کا بیان موجود ہے۔ بی بی املا کرواتی رہیں اور مولائے کائنات امام اول حضرت علی علیہ السلام اسے تحریر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس کی ضخامت قرآن پاک سے تین گنا زیادہ ہے۔ کریم پروردگار عالم کا نام ہے۔ اس لئے اس تفسیری سلسلے کا نام "مصحف الکریم" رکھا گیا ہے۔"(۴) یہ اقتباس مفسرہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے لیکن اس کا حوالہ درج نہیں کیا جبکہ یہ اقتباس اُصولِ کافی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۳۹ سے نقل کیا گیا ہے۔ اور یہ اہلِ تشیع کا موقف ہے۔

ذاکرہ سیدہ رباب کاظمی مصحف الکریم کی تالیف کرنے کی وجہ لکھتے ہوئے اپنی تفسیر میں بیان کرتی ہیں کہ یہ خیال سید شبیر علی کا تھا کہ جس کی انھوں نے تکمیل کی۔ وہ لکھتی ہیں: علامہ نقی نقوی صاحب کے توسط سے سید شبیر علی زیدی (بیلجئیم) جو کسی خاتون سے یہ کام لینا چاہتے تھے۔ مجھ سے ملاقات کروائی۔ یوں میری تمنا بھی بر آئی اور شبیر صاحب بھی کچھ ایسا ہی چاہتے تھے۔ میں نے انہیں آؤٹ لائن بنا کر دیا اور ایسا لگتا تھا کہ یہی شبیر صاحب کی خواہش تھی۔ مولا امام حسین علیہ السلام نے میری اور شبیر بھائی کی خواہش کو ایک کر کے ہمیں ایک بہت بڑے کام پر یکجا کیا جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا قول کے مطابق ہے کہ: "تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک میری کتاب اور دوسرے عترت اللہ تعالیٰ، اس سے متمسک رہو یہاں تک جو فنِ کوثر پر وارد نہ ہو جاؤ"۔ یہی تفسیر لکھنے کی وجہ بن گئی اور اس سے پہلے کسی عالم نے الگ صرف اس حصے پر مکمل تفسیر نہیں کی تھی۔ بلکہ کلام پاک کی مکمل تفسیر میں ذکر لکھا ہے۔"(۵)

سید شبیر علی زیدی جو کہ اہلِ تشیع مکتبہ فکر کے عالم علامہ رشید ترابی کے بھانجے اور اس تفسیر کے ناشر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "جدید علمائے کرام نے کئی زبانوں میں قرآن پاک کے ترجمے اور تفاسیر تحریر کی ہیں اور اس سلسلے میں برصغیر پاک وہند میں مختلف مسالک کے علمائے کرام نے اردو زبان میں قرآن پاک کی بے شمار تفاسیر و تراجم پیش کئے ہیں اور کرتے آرہے ہیں۔۔۔ مگر کسی بھی مسلک میں اب تک کسی

خاتون کی تحریر کردہ تفسیر نظر سے نہیں گزری ہے۔ اور نہ سرکاری سطح پر پذیرائی ملی ہے۔ اسی ارادہ کو دل میں لے کر بنت پیغمبر بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت اقدس میں دعا گو رہا کہ یہ کام کسی قابل خاتون کے ہاتھوں انجام دلا سکوں۔ بنت پیغمبر بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فضل و کرم کے باعث ذاکرہ سیدہ رباب کاظمی نے میری اس خواہش کو عملی جامہ پہنایا۔"(۶)

۳۔ تفسیرِ موضوعی:

سیدہ رباب کاظمی نے یہ تفسیر تفسیرِ موضوعی کے تحت بیان کی ہے جس میں قرآن پاک کی تمام سورتوں میں سے ان آیات کو لیا گیا ہے جو کہ فضائل محمد ﷺ و آل محمد ﷺ کیلئے وارد ہوئی ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں:

"تفسیر کیلئے وہ آیات سورتوں سے لی گئیں ہیں جو فضائل محمد ﷺ و آل محمد ﷺ کیلئے وارد ہوئی ہیں۔"(۷)

مفسرہ نے اس تفسیر میں اہلِ بیت کرام کی شان میں نازل ہونے والی آیات مبارکہ کی تفسیر کو بیان کیا ہے۔ اور ان آیات کو جلد دوم میں موضوعات میں تقسیم کر دیا ہے۔ انھوں نے اس تفسیر کے پیش لفظ میں تفسیر کو پڑھنے کا طریقہ بھی بتایا ہے کہ آیا کس طرح تفسیر کو پڑھا جائے ۔ وہ لکھتی ہیں: "اس تفسیر کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ آیت کے ترجمہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے تفسیر کو پڑھیں جو کہ احادیث حضرت محمد ﷺ اور آئمہؑ سے مروی ہیں۔"(۸) تفسیر کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مفسرہ نے اس اصول کا التزام کیا ہے۔ اس لحاظ سے اہلِ تشیع مسلک کے لیے یہ تفسیر عشق آلِ محمد کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ سیدہ رباب کاظمی نے قرآن مجید کی آیات مبارکہ کا ترجمہ خود نہیں کیا بلکہ آپ نے صرف آیات مبارکہ کی تفسیر کی ہے۔ آیات مبارکہ کا ترجمہ مولانا مقبول احمد دہلوی کے ترجمہ سے لیا گیا ہے۔ جو کہ اہلِ تشیع مکتبہ فکر کے مترجم اور مفسر ہیں۔

مفسرہ نے قرآن پاک کی تفسیر کرتے ہوئے اس تفسیر میں ہر سورت کو پانچ عنوانات میں تقسیم کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ اسماء سورہ ۲۔ ترتیب سورہ ۳۔ پیغام الٰہی بزبانِ حبیب اللہ ﷺ ۴۔ فضائل محمد ﷺ ۵۔ خصوصیات

مصنفہ کی تفسیر انہی عنوانات کے گرد گھومتی ہے۔ ذیل میں اس تفسیرِ قرآن کا نمونہ پیش کیا ہے۔ جو کہ سورۃ البقرہ سے لیا گیا ہے۔

ا۔ اسماء سورہ:

"۱۔ البقرہ ۲۔ سنام القرآن ۳۔ صنطاط القرآن ۴۔ سید القرآن ۵۔ سورہ ا، ل، م ۶۔ الفردوس

ب۔ ترتیب سورہ:

قرآن پاک کا یہ دوسرا سورہ ہے اور ترتیب نزول کے لحاظ سے چھیالیسواں سورہ ہے۔ یہ سورہ مطففین کے بعد اور سورہ انفال سے پہلے مدینہ میں نازل ہوا، جبکہ مدنی سورتوں میں سب سے پہلے نازل ہونے والا بھی یہی سورۃ ہے۔ دو سو چھیاسی آیتیں، چالیس رکوع ہیں۔ جبکہ چھ ہزار

اکیس کلمے اور پچیس ہزار پانچ سو حروف ہیں۔ تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ مدنی سورہ ہے۔ البتہ اس سورہ کی ایک آیت حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں نازل ہوئی اور وہ آیت (وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللهِ) ہے۔ اس سورہ مبارکہ کی کل ۲۸۶ آیات ہیں۔ یہی تعداد حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب سے مروی ہے۔

ج۔ پیغام الٰہی بزبان حبیب اللہ ﷺ:

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق سمجھنا کیونکہ اس سورہ میں اس نے اپنی قدرتِ کاملہ کے اظہار کی غرض سے ایک عظیم الشان واقعہ گائے کا جو حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ہوا تھا بیان فرمایا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا نام سورہ بقرہ رکھا گیا۔

۲۔ پرہیزگاری اختیار کرنا اور کفر و نفاق سے بچنا۔

۳۔ احکام اللہ تعالیٰ کا دل سے اقرار کرنا اور اس کے موافق عمل فقط زبانی ہیں۔

۴۔ قرآن مجید کے ہر ہر حرف کو کلام اللہ تعالیٰ سمجھنا اور اس کو ماننا۔

۵۔ کسی بے وقوف کی بات پر بحث نہ کرنا۔

۶۔ گذشتہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا۔

۷۔ باہم اتفاق سے رہنا اور والدین اور اقربا کے ساتھ بالخصوص حسن و سلوک کرنا۔

۸۔ دنیا کو فانی اور حقیر سمجھنا۔

۹۔ جادو ٹونے کا اعتبار نہ کرنا۔

۱۰۔ انبیاء و مرسلین کی تعظیم کرنا۔

۱۱۔ فرشتوں کا وجود ماننا۔

۱۲۔ حسن و قبیح کا عقلی ہونا۔ (خوبی اور نقص کو عقل سے پرکھنا)۔

۱۳۔ انبیاء علیہ السلام اور ان کے جانشینوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہونا اور ان کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم یافتہ ہونا۔

۱۴۔ خانہ کعبہ کو لائق سجدہ سمجھنا۔

۱۵۔ مصیبتوں پر صبر کرنا۔

د۔ خصوصیات:

اسی سورہ کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کا سب سے بڑا سورہ ہے۔ یہ مدینہ میں نازل ہونے والا پہلا سورہ ہے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو کسی مقام پر بھیجنے کا ارادہ فرمایا اور ان کے امیر کے انتخاب کیلئے ایک ایک صحابی کو بلا کر پوچھا کہ قرآن کا کونسا سورہ یاد ہے۔ یہ مختلف سورتوں کے نام بتاتے بالآخر ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا مجھے سورہ بقرہ یاد ہے تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: نہیں آپ کا امیر ہے اس کی سربراہی میں جاؤ۔ لوگوں نے اعتراض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ تو ہم سے کم سن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن اسے سورہ بقرہ یاد ہے۔ افضل ترین سورہ ہے۔ سب سے زیادہ احکام الٰہی پر مشتمل ہے۔ تقریباً پانچ سو احکامات پر مشتمل ہے۔

س۔ فضائل محمد ﷺ:

مفسرہ الم کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں: امام یازدہم حضرت حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: قریشِ مکہ قرآن مجید کو جھٹلاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ظاہراً جادو ہے کہ اس (محمد ﷺ) نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ اس لئے پروردگار عالم نے ان کی تردید کیلئے فرمایا (الم، ذلک الکتاب) یعنی اے محمد ﷺ اس کتاب کو میں (اللہ) نے نازل کیا ہے۔ جس کی ابتداء وہ حروف جو تمہاری زبان میں ہیں۔ یعنی الف، لام، میم۔ اگر تم قول کے سچے ہو تو اپنی طرف سے ایسی کتاب بنالاؤ۔"(۹)

۴۔ منہج و اسلوب اور مآخذ و مصادر:

یہ تفسیر اہلِ تشیع مکتبہ فکر کی نمائندہ تفسیر ہے جس میں تفسیر بالروایہ کے اصولوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اس تفسیر میں تفسیر الراویہ کے منہج و اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس میں مختلف مقامات پر احادیثِ نبوی ﷺ اور اقوالِ اہلِ بیت اطہار کرام سے استدلال کیا گیا ہے۔ سیدہ رباب کاظمی نے اس تفسیر کی پہلی جلد میں مقدمہ کا بھی اہتمام کیا ہے جس میں باقاعدہ اصولِ تفسیر تو بیان نہیں کیے گئے لیکن مقدمہ کو پڑھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مفسرہ کے نزدیک تفسیر کے بنیادی ماخذ قرآنی آیات، اہلِ بیت کرام اور امام معصومین کی روایت کردہ احادیث اور اقوال مفسرہ کے نزدیک تفسیرِ قرآن کے بنیادی ذرائع ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کی تفسیر حدیثِ ثقلین کے تحت بیان کی گئی ہے۔

یہ ایسی تفسیر موضوعی ہے جس میں فضائل محمد ﷺ کے تحت قرآن مجید میں موجود آیت مبارکہ کی منزل وار تفسیر بیان کی گئی ہے۔ اس تفسیر میں ترجمہ تو تمام قرآنی آیت مبارکہ کا کیا گیا ہے لیکن تفسیر کرتے ہوئے ان آیات کے ترجمہ کو سبز رنگ سے نمایاں کیا گیا ہے جو کہ مفسرہ کے نزدیک فضائلِ محمد و آلِ محمد سے متعلقہ ہیں اور پھر ان کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بعض مقامات پر اشعار کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم تفسیر کرتے ہوئے بے جا طوالت سے اجتناب کیا ہے۔ اور تمام قرآنی آیت کی تفسیر نہیں کی بلکہ ان آیات مبارکہ کی تفسیر کی ہے جن کو تفسیر میں ترجمہ کرتے ہوئے سبز رنگ سے نمایاں کیا ہے۔

جلد دوم کی فہرست مضامین میں ایک واضح عنوان کے قرآنی آیات کا علیحدہ علیحدہ عنوان دے کر ایک موضوع متعین کیا گیا ہے جبکہ جلد اول میں ایسا منہج اختیار نہیں کیا گیا۔ اصطلاحاتِ قرآن مثلاً ترجمہ، تفسیر، تاویل، تطبیق، سورہ، آیت، مکی و مدنی، محکم و متشابہ مقطعات اور استعارہ کو پہلی جلد میں ہی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ہر جلد کے شروع میں فہرست مضامین دی گئی ہیں تاکہ ہر جلد میں موجود تمام مسائل اور مضامین کا احاطہ کیا جا سکے۔

مفسرہ نے اس تفسیر میں عربی کتب سے استفادہ کیا ہے مثلاً تفسیر صافی، المیزان فی تفسیر القرآن وغیرہ لیکن ان کا عربی متن نہیں لکھا گیا۔ اس میں صرف ترجمہ یا مفہوم بیان گیا ہے اور ترجمہ لیا گیا ہے تو بیان نہیں کیا گیا کہ کس کے ترجمہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر اہل تشیع مکتبہ فکر کی عکاسی کرتی ہے۔ کیونکہ جب ہم اس تفسیر کو پڑھتے ہیں تو مفسرہ نے اس تفسیر میں آئمہ اربعہ طاہرین اور اہل تشیع مکتبہ فکر کے اماموں کے اقوال کو آیات مبارکہ کی تفسیر بیان کرنے کیلئے نقل کیا ہے تو ان کی کتب کے حوالہ جات کو بھی بیان کیا ہے تاکہ اگر کوئی مزید ان کتب سے استفادہ کرنا چاہے تو قاری کی ان کتب تک رسائی آسانی سے ہو سکے۔ لیکن بعض مقامات پر نامکمل حوالے ملتے ہیں۔ حوالہ دیتے ہوئے ایک طریقہ اختیار نہیں کیا گیا کہیں اقتباس نقل کرنے سے پہلے حوالہ دیا گیا ہے تو کہیں اقتباس نقل کرنے کے بعد۔

جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا ہے کہ اس تفسیر میں مفسرہ نے موقع محل کی مناسبت سے اگر شعر کی ضرورت محسوس کی ہے تو اس سے اعراض نہیں کیا بلکہ ان اشعار کا استعمال کیا ہے، چاہے شعر اُردو میں ہو یا عربی میں۔ جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۳۵ سے ۱۳۹ تک کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں: "مجمع الفضائل از علامہ ابنِ شہر آشوب، ص ۴۲۹ میں مروی ہے کہ اولاد حضرت آدم علیہ السلام میں کسی کا نام علی علیہ السلام نہیں رکھا گیا ہاں عرب میں یہ ضرور کہا جاتا تھا کہ میرا بیٹا (بلند مرتبے) کا ارادہ رکھتا ہے لیکن علی علیہ السلام نام نہ ہوتا تھا۔ ابنِ حماد شاعر کہتا ہے:

سلام علی احمد مرسل سلام علی افضل الفضلا

سلام علی من علائے العلی نسماہ رب علی علی

سلام ہو احمد مرسل ﷺ پر، سلام ہو سب سے زیادہ فضیلت والے پر، سلام ہو اس پر جو علو مرتبت میں سب سے بلند ہے اور جس کا نام رب علا نے علی علیہ السلام رکھا ہے۔"(۱۰)

اس تفسیر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مفسرہ کے مطالعہ میں مختلف تفاسیر رہیں ہیں۔ جن میں تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین ابنِ کثیر، الدار لمنثور از امام سیوطی، تفسیر المیزان از علامہ سید محمد حسین طباطبائی، تفسیر نمونہ از آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی، تفسیر قمی از علی بن ابراہیم قمی، تفسیر فرات از ابو القاسم فرات، تفسیر قرآن المبین از سید امداد حسین کاظمی، تفسیر صافی از ملا محسن فیض کاشانی، تفسیر عیاشی از محمد بن

مسعود عیاش وغیرہ شامل ہیں۔(۱۱) مفسرہ نے دوسرے مکتبہ فکر کی کتب میں سے اقوالِ اہلِ بیت اور فضائلِ اہلِ بیت کو ہی اخذ کیا ہے۔

۵۔اہلِ علم کی آرا:

یہ تفسیر عصرِ حاضر کی اہل تشیع کی نمائندہ تفسیر ہے۔اس تفسیر میں اہلِ تشیع مکتبہ فکر کے بنیادی ماخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں یہ تفسیر اہلِ تشیع میں بہت مقبول ہوئی۔ مختلف اہل علم نے اس تفسیر کے بارے میں مختلف آراء پیش کی ہیں جس سے اس تفسیر کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ سید شہنشاہ حسین نقوی جو کہ شیعہ علماء کونسل کی رکن ہیں اور مسجد وامام بارگاہ باب العلم نارتھ ناظم آباد، کراچی کے خطیب بھی ہیں۔لکھتے ہیں: "ذاکرہ اہل بیت محترمہ سیدہ رباب فاطمہ کی ایک عمدہ کاوش "مصحفِ الکریم" کا نسخہ میرے سامنے ہے۔میرا ایسی شخصیات سے اِرادت اور احترام کا تعلق ہے کہ جنہوں نے دینی مدارس میں باقاعدہ تعلیم تو حاصل نہیں کی۔ مگر ان کا مزاج طالب علمانہ اور تحقیقی سوچ کے حامل ہیں۔"(۱۲)

ذاکر بریگیڈئرر (ریٹائرڈ) سید محمد سبطین جعفری جو کہ کئی کتب کے مصنف ہیں اس تفسیر کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "مصحفِ الکریم" محترمہ سیدہ رباب کاظمی صاحبہ کی عظیم کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ محترمہ نے اردو میں تفسیر لکھ کر اس زبان کو سمجھنے والوں کی نسلوں پر احسان کیا ہے۔ مصنفہ نے مختلف موضوعات پر بحث کرتے ہوئے بے جا طوالت سے اجتناب کیا ہے اور مطالب کو اس حد تک بیان کیا ہے جہاں تک معانی کو سمجھنے میں آسانی ہے۔ ہر انصاف پسند محقق ودانشور اس عظیم تفسیر سے استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔"(۱۳)

ڈاکٹر ثروت علوی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہیں: "مصحفِ الکریم" کے نام سے ذاکرہ اہلبیت علیہ السلام سیدہ رباب کاظمی کی فکری صلاحیتوں اور روحانی کیفیتوں کا آئینہ دار ہے۔اس لئے کہ یہ عظیم کام خود نہیں کئے جاتے بلکہ ان کاموں کیلئے لوگ منتخب کئے جاتے ہیں۔اور سیدہ رباب کاظمی کی خوش بختی ہے چن لی گئیں ہیں۔ بحیثیت خاتون مفسرہ اس نسخہ کیمیا کی مکمل تفسیر ہم سب تک پہنچے جو یقیناً ہم خواتین کیلئے افتخار کا باعث بھی ہے اور لائق تحسین و تقلید بھی۔"(۱۴)

سید نقی مہدی نے اہلِ تشیع مکتبہ فکر کو فروغ دینے میں انڈیا اہم کردار ادا کیا خواتین کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ ایک نادر تحریک ہے اور اس کام کیلئے ذاکرہ اہلبیت 'سیدہ رباب کاظمی' قابل تعریف ہیں کہ انہوں نے اپنے اس کارنامہ سے دوسری خواتین کو مشعل راہ فراہم کی اور اس بات کی ترغیب دے رہی ہیں کہ وہ آیات قرآنی کو نسوانی خیالات سے پیش کریں۔"(۱۵)

۶۔ نتیجہ بحث

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیدہ رباب کاظمی کا خاندانی پس منظر اور علمی وفکری تعلق مسلک تشیع سے بہت گہرا اور واضح ہے جس کے اثرات ان کی تفسیر پر بہت نمایاں ہیں۔ تفسیر مصحف الکریم تاحال نامکمل ہے۔اس کی دو جلدیں منظر عام پر آچکیں ہیں جن کے

مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ تفسیر موضوعی ہے جس میں فضائل محمد ﷺ وآلِ محمد ﷺ کے تحت قرآن مجید میں موجود آیت مبارکہ کی منزل وار تفسیر بیان کی گئی ہے۔اس تفسیر میں تفسیر بالراویہ کے اصولوں کی پابندی کی گئی ہے۔اسلوب سادہ اور سہل رکھا گیا ہے تاکہ عام آدمی اس سے استفادہ کرسکے۔ تفسیری نکات کو واضح کرنے کے لیے کتب ادب و شعر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔اگرچہ فکری طور پر انحصار صرف کتب شیعہ پر کیا گیا ہے تاہم استدلال اور تائید کے لیے سنی مصادر سے بھی حوالہ جات دیئے گئے ہیں جس سے مفسرہ کی علمی صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ایک خاتون مفسرہ کی طرف سے اس علمی کام کا منظرِ عام پر آنا بلاشبہ پاکستانی خواتین کے لیے مثال کا باعث ہے۔

حوالہ جات

١۔یہ معلومات مفسرہ نے بذریعہ واٹس ایپ راقمہ کو دی۔١١اگست ٢٠٢١،٦:٠٠بجے

٢۔ایضاً

٣۔ایضاً

٤۔سیدہ رباب کاظمی، مصحفِ الکریم، کراچی: الحانیہ انٹر نیشنل اسلامک ایجوکیشن ویل فیئر آرگنائزیشن،٢٠١٨،ج:١،ص:٢٣

٥۔ایضاً:ص:٩

٦۔ایضاً:ص:٦

٧۔ایضاً:ص:٧

٨۔ایضاً:ص:٩

٩۔سیدہ رباب کاظمی، مصحفِ الکریم،،ج:١،ص:٦٣۔٦٧

ایضاً:ص:٢٦٠۔٢٦١

١٠۔ایضاً:ص:٢٦٠۔٢٦١

١١۔یہ معلومات مفسرہ نے بذریعہ واٹس ایپ راقمہ کو دی۔١١اگست ٢٠٢١،٦:٠٠بجے

١٢۔ذاکرہ، سیدہ رباب کاظمی، مصحفِ الکریم، کراچی: الحانیہ انٹر نیشنل اسلامک ایجوکیشن ویل فیئر آرگنائزیشن،٢٠٢٠ء،ج:٢،ص:١٥

١٣۔ایضاً:ص:١٦

١٤۔ایضاً:ص:١٨

١٥۔ایضاً:ص:١٩

References

1.yeh malomat mufasra ne bazariya whatsapp Raqima ko de,11 August 2021,6:00 pm
2. Ibid
3. Ibid
4.ZAkira,Syeda Rubab Kazmi, Mushaf-ul-Karimm,Karachi:Al Hania International Islamic Education Welfare Organization,2018,Vol:1,Pg:23
5.Ibid:Pg:9
6. Ibid:Pg:6
7. Ibid:Pg:7
8. Ibid:Pg:9
9. Ibid:Pg: 260-261
10. yeh malomat mufasra ne bazariya whatsapp Raqima ko de,11 August 2021,6:00 pm
11. ZAkira,Syeda Rubab Kazmi, Mushaf-ul-Karimm,Karachi:Al Hania International Islamic Education Welfare Organization,2018,Vol:1,Pg:63-67
12. ZAkira,Syeda Rubab Kazmi, Mushaf-ul-Karimm,Karachi:Al Hania International Islamic Education Welfare Organization,2018,Vol:2,Pg:15
13. Ibid:Pg:16
14.Ibid:Pg:18
15.Ibid:Pg:19